

تلاوت کے دوران حاضرین کا درود پاک پڑھنا یا ذکر کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دورانِ تلاوت حاضرین کا درود پاک پڑھنا اور ذکر وغیرہ کرنا کیسا؟ دراصل مسئلہ یہ ہے کہ محفل کے آغاز میں جب تلاوت ہوتی ہے یا آخر میں ختم پڑھا جاتا ہے یا اس کے علاوہ بھی کئی مواقع کہ جن میں ایک شخص تلاوت کرتا ہے اور بقیہ سن رہے ہوتے ہیں، تو اس وقت بھی حاضرین میں سے کئی افراد درود پاک یا ذکر وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں، تو ان کا یہ فعل کیسا ہے؟

جواب

اولاً تلاوتِ قرآن سننے کا حکم ذہن نشین کر لیجئے کہ قرآن پاک کی تلاوت خاموشی کے ساتھ کان لگا کر سننا فرض ہے اور ہر وہ کام جو اس میں رکاوٹ کا باعث بنے، وہ ناجائز اور ممنوع ہے۔ پھر سماعتِ قرآن کا یہ حکم سب حاضرین کے لئے ہے یا نہیں؟ تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر باوازِ بلند تلاوت سے مقصود حاضرین کو سنانا ہو، تو تلاوت سننے کی غرض سے جمع ہونے والے تمام افراد پر سماعتِ قرآن فرض ہے، البتہ اگر حاضرین کو سنانا مقصود نہ ہو، بلکہ خود تلاوت کرنا ہو، تو اس صورت میں حاضرین میں سے کسی ایک شخص کا بھی سن لینا کافی ہے، اگرچہ بقیہ افراد اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں۔

اب اس تفصیل سے سوال کا جواب بھی واضح ہو گیا اور وہ یہ کہ محافل وغیرہ میں باوازِ بلند تلاوت سے مقصود حاضرین کو سنانا ہوتا ہے اور حاضرین بھی تلاوت سننے ہی کی غرض سے جمع ہوتے ہیں، لہذا ایسے تمام افراد پر خاموشی کے ساتھ کان لگا کر تلاوتِ قرآن مجید سننا فرض ہے اور درود شریف پڑھنا یا ذکر کرنا وغیرہ اگرچہ فی نفسہ مستحسن عمل ہے، لیکن دورانِ تلاوت ان میں مشغول ہونا سماعتِ قرآن والے فرض کی ادائیگی میں رکاوٹ کا باعث ہے، لہذا اس کی اجازت نہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور جب قرآن پڑھا جائے، تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (پ 9، سورہ الاعراف، آیت 204)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں سماعتِ قرآن کی مختلف صورتوں کا حکم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”قرآن مجید پڑھا جائے، اسے کان لگا کر غور سے سننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔۔۔ علماء کو اختلاف ہے کہ یہ استماع و خاموشی فرض عین ہے، کہ جلسہ میں جس قدر حاضر ہوں، سب پر لازم ہے، ان میں جو کوئی اس کے خلاف کچھ بات کرے،

مرتکب حرام و گنہگار ہو گا یا فرض کفایہ ہے، کہ اگر ایک شخص بغور متوجہ ہو کر خاموش بیٹھا سن رہا ہے، تو باقی پر سے فرضیت ساقط، ثانی اوسع اور اول احوط ہے۔

فی رد المحتار: ”فی شرح المنیۃ: والاصل ان الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، لانه لا قامة حقہ بان یکون ملتفتا الیہ غیر مضیع و ذلک یحصل بانصات البعض الخ، نقل الحموی عن استاذہ قاضی القضاۃ یحییٰ شہیر بمنقاری زادہ ان له رسالۃ حقق فیہا ان استماع القرآن فرض عین“ ترجمہ: رد المحتار میں شرح منیہ کے حوالے سے ہے: اصل یہ ہے کہ قرآن مجید کو سننا فرض کفایہ ہے، تاکہ اس کا حق قائم ہو جائے بایں طور کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہو، اس حق کو ضائع نہ کرے اور بعض کے خاموش رہنے سے بھی یہ مقصد حاصل ہو جائے گا الخ۔ علامہ حموی علیہ الرحمہ نے اپنے استاذ قاضی القضاۃ کی (جو منقاری زادہ کے نام سے مشہور ہیں، ان) سے نقل کیا ہے، انہوں نے اپنے رسالہ میں تحقیق فرمائی ہے کہ قرآن مجید کو سننا فرض عین ہے۔

اقول وبالله التوفیق: ظاہر یہ ہے ”واللہ تعالیٰ اعلم“ کہ اگر کوئی شخص اپنے لئے تلاوت قرآن عظیم باواز کر رہا ہے اور باقی لوگ اس کے سننے کو جمع نہ ہوئے، بلکہ اپنے اغراض متفرقہ میں ہیں، تو ایک شخص تالی کے پاس بیٹھا بغور سن رہا ہے، ادا لے حق ہو گیا، باقیوں پر کوئی لزوم نہیں اور اگر وہ سب اسی غرض واحد کے لئے ایک مجلس میں مجتمع ہیں، تو سب پر سننے کا لزوم چاہئے، جس طرح نمازیں جماعت مقتدیان، کہ ہر شخص پر استماع و انصات جداگانہ فرض ہے یا جس طرح جلسہ خطبہ کہ ان میں ایک شخص مذکور باقیوں کو یہی حیثیت واحدہ تذکیر جامع ہے، تو بالاتفاق ان سب پر سننا فرض ہے، نہ یہ کہ استماع بعض کافی ہو، جب تذکیر میں کلام بشیر کا سننا سب حاضرین پر فرض عین ہوا، تو کلام الہی کا استماع بدرجہ اولیٰ۔۔۔ بہر حال اس قدر میں شک نہیں کہ قرآن عظیم کا ادب و حفظ حرمت لازم اور اس میں لغو و لغظ حرام و ناجائز، پس صورت اولیٰ میں جہاں مقصود تلاوت و ختم قرآن ہے، نہ حاضرین کو سنانا، اگر سب آہستہ پڑھیں کہ ایک کی آواز دوسرے کو نہ جائے، تو عین ادب و احسن واجب ہے، اس کی خوبی میں کیا کلام؟۔۔۔ اور صورت ثانیہ میں جہاں مقصود سنانا ہے، اگر قول احوط پر عمل کیجئے، تو چند آدمیوں کا معا آواز سے پڑھنا صریح حرام ہے اور اگر توفیق مذکور پر نظر کی جائے، تو جب بھی یہ صورت سب پر لزوم خاموشی کی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 23، ص 352 تا 354 ملقطاً، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: 7414-PIN

تاریخ اجراء: 18 شعبان المعظم 1445ھ / 29 فروری 2024ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net